روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ہفتہ 13 ستمبر 2014ء 17ذیقعد 1435 ہجری 13تبوک 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 209

جوہر سیف دعا

ہمیں اس یار سے تقویٰ عطا ہے — نہ یہ ہم سے کہ احسان خدا ہے
کرو کوشش اگر صدق و صفا ہے — کہ یہ حاصل ہو جو شرط لقا ہے
یہی آئینہ خالق نما ہے — یہی اک جوہر سیف دعا ہے

(درثمین)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہو۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔ ضرور ہے کہ انواعِ رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا سو تم اس کو مت چھوڑو۔ اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا۔ اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے۔ اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے۔ وہ اس کے پاس آجاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے۔ جو اس کو عزت دیتا ہے وہ بھی اس کو عزت دیتا ہے۔

تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا۔ عقیدہ کی رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد ﷺ اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔

(کشتی نوح-روحانی خزائن جلد19صفحہ15)

ایفاءعہد کرنے والے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی خطبہ جمعہ فرمودہ 4 مئی 1928ء میں فرماتے ہیں۔

''اس وقت میں پھر دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر ان میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ وہ کون سا کام کرے کہ اسے پتہ لگ جائے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کر رہا ہے تو وہ علاوہ اور اصلاح کے اپنے مال سے کم از کم 1/10 حصہ کی اور زیادہ سے زیادہ 1/3 حصہ کی وصیت کرے۔ اگر اس کا گزارہ تنخواہ پر ہو تو تنخواہ کے حصہ کی کرے اور اگر جائیداد کی آمدنی پر ہے تو اس کی کرے۔ اس کے بعد وہ خدا تعالیٰ کے حضور انہی لوگوں میں رکھا جائے گا جو ایفاءعہد کرتے ہیں۔''

(خطبات محمود جلد 11 صفحہ 376)
(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

یوم تحریک جدید

امراء وصدر صاحبان جماعت احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ سال رواں کا دوسرا یوم تحریک جدید مورخہ 10/ اکتوبر 2014ء بروز جمعۃ المبارک منانے کا اہتمام فرمائیں۔ جس میں مطالبات تحریک جدید پر خصوصی توجہ دلائی جائے اور اس کی رپورٹ سے وکالت دیوان کو مطلع فرمائیں۔''

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔

قربانی بکرا **-/16000** روپے
قربانی حصہ گائے **-/8000** روپے

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ یکم اگست 2014ء

س: حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں کن آیات کی تلاوت فرمائی؟

ج: ’’قسم ہے برجوں والے آسمان کی اور موعود دن کی اور ایک گواہی دینے والے کی اور اس کی جس کی گواہی دی جائے گی۔ ہلاک کر دیئے جائیں گے کھائیوں والے یعنی اس آگ والے جو بہت ایندھن والی ہے۔ جب وہ اس کے گرد بیٹھے ہوں گے اور وہ اس پر گواہ ہوں گے جو وہ مومنوں سے کریں گے۔ اور وہ ان سے پرخاش نہیں رکھتے مگر اس بناء پر کہ وہ اللہ، کامل غلبہ رکھنے والے، صاحب حمد پر ایمان لے آئے جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو فتنہ میں ڈالا پھر توبہ نہیں کی تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے آگ کا عذاب (مقدر) ہے۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان کے لئے ایسی جنتیں ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔‘‘

(البروج: 1 تا 12)

س: حضور انور نے ’’ذات البروج ...... الموعود‘‘ کی کیا وضاحت فرمائی؟

ج: فرمایا! جس برجوں والے آسمان کی یہاں قسم کھائی گئی ہے ان سے مراد آسمان کے بارہ برج ہیں ... جن کے بارے میں علم ہیئت والے بتاتے ہیں۔ تمثیلی رنگ میں ان روحانی برجوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کا دین حق کی تاریخ سے اہم تعلق ہے اور اس سے مراد بارہ مجددین ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ والیوم الموعود ۔ کہ وہ دن جس کا وعدہ دیا جاتا ہے اس کی یہ نشانیاں بتائیں کہ وہ آئے گا۔ میں تیرہویں صدی میں مسیح موعود کے آنے کی پیشگوئی ہے۔ اس کو یہ ماننے سے انکاری ہیں۔

س: سورۃ البروج میں دین حق کی احیائے نو کیلئے کن قربانیوں اور مخالفتوں کا نقشہ کھینچا گیا ہے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس یوم موعود کے وقت یعنی مسیح موعود کے زمانے میں دین حق کی نئی زندگی کا زمانہ شروع ہوگا لیکن اس کے لئے مومنوں کو ان کو جو مسیح موعود کو مانیں گے۔ بڑی بھاری قربانیاں دینی پڑیں گی۔ فرمایا کہ قتل ...... ہلاک کردیئے جائیں گے کھائیوں والے۔ النار ...... یعنی اس آگ والے جو بہت ایندھن والی ہے۔ اذھم ...... جب وہ اس کے گرد بیٹھے ہوں گے۔ یہ مخالفین کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس طرح کی مخالفتیں ہوں گی لیکن یہ آگیں جو بھڑکائی بھی جائیں گی اس کے گرد بھی بیٹھے ہوں گے۔ وہ تو بیشک ہوگا لیکن انجام کار مخالفین اپنا بدانجام دیکھیں گے۔

س: دین حق کی ترقی ہم سے کیا مطالبہ کرتی ہے؟

ج: فرمایا! (دین حق) کی ترقی ہم سے کچھ مطالبہ کرتی ہے اور وہ مطالبہ موت کا مطالبہ ہے۔ ان آیات میں یہی بتایا گیا ہے کہ بہت ایندھن والی آگیں تمہارے خلاف بھڑکائی جائیں گی۔ ان آگوں میں بار بار ایندھن ڈالا جائے گا۔ یہ آگیں بھڑکانے والے اپنے زعم میں تو یہ آگ کے اردگرد پہرے لگا کر بھی بیٹھے ہوں گے کہ اس آگ سے کوئی بچ کر باہر نہ نکلے۔

س: اذھم ...... میں کیا پیشگوئی بیان ہوئی ہے؟

ج: فرمایا! یہ صرف کوئی پرانا واقعہ نہیں ہے بلکہ یہ پیشگوئی بھی ہے جو ہمیں بتا رہی ہے کہ مومنین کے مخالفین اس طرح کی آگیں بھڑکائیں گے اور پھر ان آگوں پر پہرے لگا کر بھی بیٹھیں گے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ مستقل بیٹھے رہیں گے۔ یہ عذاب دینے کی تدبیریں لمبی کرنے کی کوشش کریں گے۔ قعود کا مطلب بیٹھنا ہے اور کسی چیز پر بیٹھے رہنا یہ بھی محاورہ ہے کہ لمبے عرصہ تک کوئی کام کرتے چلے جانا۔

س: سلسلہ کی مخالفت کے ضمن میں حضرت مسیح موعود نے جماعت کو کیا تسلی دی ہے؟

ج: فرمایا! مخالفتوں کی وجہ سے جماعت کو تسلی دلاتے ہوئے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔‘‘

(الوصیت، روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 309)

س: مخالفین کو جماعت احمدیہ کی 125 سالہ تاریخ سے کیا سبق لینا چاہئے؟

ج: فرمایا! 125 سالہ جماعت احمدیہ کی تاریخ اور یہ ترقی جو ہو رہی ہے اس سے اب ان کو یہ سبق لے لینا چاہئے کہ یہ انسانی کام نہیں ہے بلکہ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور خدا تعالیٰ کے کام میں دخل اندازی کر کے اسے روکنے کی کوشش کر کے یہ سوائے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کے اور کچھ نہیں لے رہے۔

س: معاندین احمدیت لوگوں کو کس طرح جماعت کے خلاف بھڑکاتے ہیں؟

ج: فرمایا! کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ ہم احمدی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے آخری نبی نہیں مانتے یا آپ کی ہم توہین کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسا الزام ہے جو ہمارے دلوں کو سخت تکلیف پہنچانے والا الزام ہے۔ حالانکہ احمدی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور جلال کے اظہار کے لئے دنیا کے کونے کونے میں دن رات مصروف ہیں۔ جہاں کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر حملہ ہو۔ احمدی سب سے پہلے اس حملے کا جواب دینے کے لئے وہاں موجود ہوتا ہے۔ پس ہم تو وہ ہیں جو اپنی موت قبول کر سکتے ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے معمولی سے لفظ کو بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ اور یہی حضرت مسیح موعود نے ہمیں تعلیم دی ہے۔

س: جماعت احمدیہ کی ترقی اور استحکام کے حوالہ سے حضور انور نے اللہ تعالیٰ کے کس اعجازی سلوک کا ذکر فرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو ہمارے عمل ہیں وہ کیا ہیں اور وہ جانتا ہے کہ جو ہمارے دل میں ہے وہ کیا ہے اس میں تضاد نہیں ہے۔ یونہی تو نعوذ باللہ ایک جھوٹے کی جماعت کو باوجود تمام دنیا کی مخالفت کے وہ ترقی پہ ترقی نہیں دے رہا۔ وہ جانتا ہے کہ اس کی جماعت ہے وہ جانتا ہے کہ اس نے اس کو ترقی دینی ہے۔

س: حضور انور نے سانحہ گوجرانوالہ کے واقعہ کی کیا تفصیل بیان فرمائی؟

ج: فرمایا!: احمدیوں پر سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت یہ الزام لگا کر حملہ کیا گیا کہ انہوں نے خانہ کعبہ کی توہین کی ہے۔ حالانکہ احمدی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس محلّہ کے لوگوں کو اکٹھا کر لیا گیا۔ اس دوران اس محلّہ کے اٹھارہ گھرانے تھے جو کہ فساد کا ماحول دیکھ کر مکانات خالی کر گئے سب گھر لوٹ لئے گئے اور پھر آگ لگا دی گئی۔ جبکہ محمد بوٹا صاحب اور ان کے بھائی فضل احمد صاحب کی فیملیز اپنے ہی مکان کی بالائی منزل پر ایک کمرے میں جا کر محبوس ہوگئیں۔ اتنی دیر میں شدت پسندوں نے کمرے کا جہاں گیارہ خواتین و بچے بند تھے۔ دروازہ توڑنے کی کوشش کی۔ جب دروازہ نہ ٹوٹا تو انہوں نے کمرے کے لاک میں ایلفی ڈال دی تا کہ اندر سے بھی دروازہ نہ کھلے۔ اور کھڑکی کے باہر آگ لگا دی۔ اس آگ کا زہریلا دھواں کمرے میں بھر گیا اور ان ظالم شدت پسندوں نے آگ لگانے کے بعد اس کھڑکی سے ہاتھ ہلا کر وہاں کے اندر رہنے والوں کو استہزائیہ رنگ میں الوداع کہا اور چلے گئے۔ جس کی وجہ سے بشریٰ بیگم صاحبہ اور ان کی دو پوتیاں حرا تبسم اور کائنات تبسم راہ مولیٰ میں قربان ہوگئیں۔ حملہ آوروں نے ایمرجنسی ایمبولینس اور فائر بریگیڈ کو بھی موقع سے بھگا دیا اور آگ جلاتے رہے اور ساتھ ناچتے بھی رہے جبکہ پولیس یہ ساری کارروائی موقع پر خاموش تماشائی کی طرح کھڑی دیکھتی رہی۔

س: راہ مولیٰ میں ظلم اٹھانے والوں کی جزا کیا بیان ہوئی ہے؟

ج: فرمایا! ایمان لانے والوں کو بھی ان قربانیوں کے بدلے میں انعامات کی تسلی کروا کر فرمایا کہ ’’یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان کے لئے ایسی جنتیں ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔‘‘

س: سانحہ گوجرانوالہ میں زخمی ہونے والوں کی تفصیل بیان کریں؟

ج: فرمایا! سانحہ گوجرانوالہ میں مکرم محمد بوٹا صاحب کے بھائی مکرم فضل احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ حمیرہ فضل صاحبہ مع بچگان بیٹی عطیۃ البصیر عمر تین سال واقفہ نو، ثمر منیب عمر ایک سال اور طلحہ انصر بعمر ایک ماہ، مکرم محمد بوٹا صاحب کی ہمشیرہ مکرمہ مبشرہ جری صاحبہ اہلیہ مکرم جری اللہ صاحب آف قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ جو سات ماہ کی حاملہ تھیں ان کے بچے کا ضائع ہونے کا بتایا گیا ان کے پھیپھڑوں میں دھواں بھرنے کی وجہ سے سانس کی بڑی تکلیف ہے۔ منیب احمد لودھی عمر تینتیس سال، مکرم خلیل صاحب، مکرم محمد انور صاحب قلعہ کالروالہ، بوٹا صاحب کی اہلیہ محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ اور دیگر دو بچے عزیزم عطاء الواسع عمر پانچ سال اور سدرۃ النور بھی اس سانحہ میں گیس کا ان پر اثر ہوا دھوئیں کا۔ ان کی بھی طبیعت ٹھیک نہیں۔

س: سانحہ گوجرانوالہ میں احمدی گھرانوں کے نقصان کی تفصیل بیان کریں؟

ج: فرمایا! اٹھارہ گھر ہیں جو آپس میں یہاں اس علاقے میں باہمی رشتہ دار ہیں۔ چھ گھروں کو سامان سمیت جلا دیا گیا محمد افضل صاحب، اشرف صاحب بوٹا صاحب، سلیم صاحب، خلیل صاحب اور فیروز دین صاحب کے گھر ہیں جبکہ دو گھروں کی توڑ پھوڑ کی ہے ان کا صرف سامان نکال کے جلایا ہے۔ ماسٹر بشیر صاحب اور مبشر صاحب۔ اس کے علاوہ پانچ احمدی احباب کی دکانوں کو بھی مکمل طور پر لوٹنے کے بعد آگ لگا دی گئی۔ اسی طرح حلقے کا جو نماز سینٹر تھا اس کو بھی نشانہ بنایا گیا اس میں موجود قرآن پاک کے نسخوں جماعتی کتب اور دیگر سامان کو جلانے کے بعد نماز سینٹر کو بھی آگ لگا دی۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

میرے دل میں اس ایسوسی ایشن کے لئے غیر معمولی محبت اور عزت کے جذبات ہیں کیونکہ آپ نے نہ صرف ضرورت مند انسانوں تک جسمانی اور مادی سہولیات بہم پہنچائی ہیں بلکہ وہ راہ بھی آسان کر دی ہے جس پر چل کر یہ لوگ روحانی روشنی بھی حاصل کر رہے ہیں اور ان کا خلیفہ وقت سے براہ راست تعلق بھی قائم ہو گیا ہے

نوجوانوں کے جماعت احمدیہ اور خلافت احمدیہ کے ساتھ مخلصانہ تعلق کا نتیجہ ہے کہ وہ یہاں بھی اخلاص و وفا کی اعلیٰ مثالیں قائم کر سکے ہیں

یہ ایسوسی ایشن ایک نہایت اہم فریضہ انسانیت کی خدمت اور ضرورتمندوں کی مدد کرنے کا بھی بخوبی نبھا رہی ہے

مجھے افریقہ میں چند سال رہنے کا تجربہ ہے اور مَیں پانی کی قدر و قیمت اور بطور خاص پینے کے لئے صاف پانی کی اہمیت بخوبی سمجھ سکتا ہوں

کسی کو ہرگز یہ خیال نہ گزرے کہ افریقہ کے دور دراز دیہات میں بسنے والے، جن کی اکثریت ناخواندہ ہے، دوسرے احمدیوں جیسے محبت کے جذبات اور احساسات سے عاری ہیں۔ یہ سب لوگ بھی بالکل اسی طرح محبت اور وفا کے جذبات سے لبریز ہیں

یہ عالمی ایسوسی ایشن برائے احمدی ماہرین تعمیرات و انجینئرز ہمارے شکریہ اور دعاؤں کی بھی حقدار ہے جو اِن دُور افتادہ علاقوں میں بسنے والے محروم لوگوں تک صرف جسمانی پانی ہی مہیا نہیں کر رہی ہے جو اُن کی پیاس بجھانے کا باعث ہے، بلکہ روحانی لحاظ سے انہوں نے احمدیوں کی روحانی پیاس کے بجھانے کا بھی سامان کیا ہے

یورپین چیپٹر IAAAE کے سالانہ سمپوزیم کے موقع پر انگریزی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا اردو ترجمہ فرمودہ 22 فروری 2014ء بمقام ناصر ہال، بیت الفتوح لندن

خطاب کا اردو ترجمہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد فرمایا:

مجھے IAAAE کے سالانہ پروگرام کے انعقاد پر بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے جس میں انگلستان اور یورپ میں بسنے والے احمدی انجینئر اور آرکیٹیکٹ شامل ہیں۔ اسی طرح مجھے یقین ہے کہ IAAAE کے توسط سے دنیا کے مختلف ممالک میں متفرق خدمات کے سلسلہ میں سفر کرنے والے رضا کاران میں سے بھی بہت سے لوگ یہاں موجود ہوں گے۔

گو یہ ایسوسی ایشن خاصی پرانی ہے مگر کچھ عرصہ تک اس ایسوسی ایشن کا دائرہ عمل نہایت محدود تھا کیونکہ اس کا کام (بیوت الذکر) اور مشن ہاؤسز کی تعمیر اور تزئین تک محدود تھا اور ایسے منصوبے بھی عام طور پر صرف یورپ تک محدود تھے۔ لیکن سال 2003ء سے یہ ایسوسی ایشن ایک نئی روح کے ساتھ مصروف عمل ہے اور انتظامی ڈھانچہ میں تبدیلی کے بعد سے نئے نوجوانوں کے لئے مواقع بڑھے ہیں کہ اپنی پیشہ ورانہ مہارت اور صلاحیتوں کو بروئے کار لا سکیں اور ان نوجوانوں کے جماعت احمدیہ اور خلافت احمدیہ کے ساتھ مخلصانہ تعلق کا نتیجہ ہے کہ وہ یہاں بھی اخلاص و وفا کی اعلیٰ مثالیں قائم کر سکے ہیں۔ **جب بھی مَیں نے نوجوانوں یا مختلف رضا کاران کو، خواہ وہ انجینئر تھے یا نہیں، افریقہ یا دنیا کے کسی خطہ میں بھی جانے کا کہا، ان کو خدمت کے لئے ہمہ وقت حاضر پایا اور ہمیشہ ان کو روانگی سے قبل ملاقات کے دوران خدا تعالیٰ کی حمد و شکر کے جذبات سے لبریز دیکھا۔** خوشی، اخلاص اور وقف کی روح ان کے چہروں سے عیاں ہوتی ہے۔ اللہ کرے کہ اخلاص و وفا کی یہ روح ان میں ترقی کرتی چلی جائے اور اس ایسوسی ایشن سے منسلک ہونے والے پیشہ ورانہ ماہرین اور رضا کاران کی تعداد ہمیشہ بڑھتی رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ امر میرے لئے باعث مسرت ہے کہ اسی طرح اس ایسوسی ایشن کے توسط سے احمدی طلباء اور پیشہ ورانہ ماہرین نے اپنے متعلقہ شعبہ جات میں باقاعدہ تحقیقی مضامین پیش کرنے شروع کئے ہیں۔ مزید برآں یہ امر بھی خوشی کا موجب ہے کہ اب یہ ایسوسی ایشن پیشہ ورانہ مہارت رکھنے والے بعض غیر (از جماعت) سے بھی قریبی روابط قائم کر چکی ہے جس کا ذکر آپ مکرم اکرم احمدی صاحب کی رپورٹ میں سن چکے ہیں۔ ان روابط کی وجہ سے اب غیر (از جماعت) ماہرین اپنے علم و تجربہ میں اس ایسوسی ایشن کے ارکان کو بھی بخوشی شامل کرتے ہیں یوں وہ اس ایسوسی ایشن کے مقاصد اور کوششوں میں مددگار بن رہے ہیں۔ اسی طرح غیر احمدی افراد کے شائع کردہ بعض تعلیمی و تحقیقی مضامین بھی یہاں پیش کئے گئے ہیں تا کہ IAAAE کے ممبران بھی استفادہ کر سکیں۔ یوں ہمارے احمدی انجینئرز اور ماہرین تعمیرات کے علم اور تجربہ میں اضافہ ہوتا ہے اور یہ مضامین زیر تعلیم نوجوان احمدیوں کے لئے بھی بطور خاص سودمند ہیں۔

الغرض اس ایسوسی ایشن کے غیر (از جماعت) ماہرین اور تنظیموں سے باقاعدہ روابط احمدی ممبران کے علم میں اضافہ اور مزید بہتر کارکردگی کا موجب ہیں۔ IAAAE کو غیروں سے باہمی روابط قائم کرنے کا یہ مثبت اور ضروری قدم بہت پہلے اٹھا لینا چاہئے تھا کیونکہ یہ عمل ہمارے احمدی طلباء میں علمی تحقیق کی جستجو پیدا کرنے کا موجب ہے اور اسی طرح مجھے امید ہے کہ یہ اقدام ہمارے احمدی طلباء میں سے بعض کے لئے اپنے اختیار کردہ متعلقہ شعبہ میں اعلیٰ درجہ کی تعلیم و تحقیق کی طرف راہنمائی کا باعث بنے گا کیونکہ اس ایسوسی ایشن کا کام اب صرف نئی (بیوت الذکر) یا مشن ہاؤسز کے نقشے بنانے اور ان کی تعمیر تک محدود نہیں رہا ہے، گو یہ کام بھی اس کے مفید ترین پہلوؤں میں سے ایک ہے اور اس ایسوسی ایشن کی مہارت اور نگرانی کی وجہ سے جماعت احمدیہ تعمیرات کے مختلف منصوبوں کے دوران ایک غیر معمولی رقم بچانے میں کامیاب رہی ہے۔

جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ ہمارے رضا کاران دنیا کے مختلف ممالک میں متفرق منصوبوں کے لئے سفر کرتے ہیں اور ان میں سے یقیناً بعض انگلستان یا یورپ میں (بیوت الذکر) اور مشن ہاؤسز کی تعمیر پر کام بھی کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ ایسوسی ایشن ایک نہایت اہم فریضہ انسانیت کی خدمت اور ضرورت مندوں کی مدد کرنے کا بھی بخوبی نبھا رہی ہے۔ مثلاً اس ایسوسی ایشن نے افریقہ میں ہزاروں کی تعداد میں پانی کے نلکے لگائے ہیں یا ان کی مرمت و بحالی کا کام کیا ہے جو قبل ازیں حکومتوں یا این جی اوز (NGOs) نے لگائے تھے اور ناکارہ ہو چکے تھے جیسا کہ آپ لوگ اکرم احمدی صاحب کی رپورٹ میں سن چکے ہیں۔ یوں اس ایسوسی ایشن نے ان دور دراز علاقوں میں پانی کی فراہمی کا سامان کر دیا ہے جہاں پہلے پانی میسر نہ تھا اور یہ انسانیت کی سچی خدمت ہے۔ اپنے گھروں کی دہلیز پر پانی کی فراہمی پر خوشی ان کے چہروں سے عیاں ہوتی ہے۔ مقامی لوگوں کو گویا ان کے تمام خواب شرمندۂ تعبیر ہو گئے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مجھے افریقہ میں چند سال رہنے کا تجربہ ہے جس کی وجہ سے میں پانی کی قدر و قیمت اور بطور خاص پینے کے لئے صاف پانی کی اہمیت بخوبی سمجھ سکتا ہوں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ چھوٹے بچے ایک یا دو میل دور سے پانی کے بڑے بڑے برتن سر پر اٹھائے لا رہے ہیں جبکہ افریقہ کے پسماندہ خطوں میں یہ سب کچھ آج بھی جاری و ساری ہے۔ **مجھے بھی بعض دفعہ دس میل دور سے پانی لانا پڑتا تھا اور میں اپنے روزمرہ استعمال کے لئے پانی کے ڈرم بھر کر پک اَپ ٹرک میں رکھتا اور واپس لاتا تھا۔** اب جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ جس نے پانی کے لئے اتنی مشقت اٹھائی ہو وہی پانی کی اصل قدر کو سمجھ سکتا ہے اور آج کی ترقی یافتہ دنیا کی آسائشوں میں پلنے والے پانی کی اصل قدر و قیمت سے نا آشنا ہیں۔

دنیا کے ترقی پذیر ممالک میں تا حال ایسے لوگ موجود ہیں جن کو پانی کے لئے میلوں سفر کرنا پڑتا ہے جبکہ یہاں ترقی یافتہ دنیا میں لوگوں کو صرف ٹونٹی کھولنے سے ہی وافر پانی حاصل ہو جاتا ہے، وہ تیز شاور (shower) کا لطف اٹھاتے ہیں اور انہیں ٹھنڈے اور گرم پانی دونوں تک آسان رسائی ہے۔ لیکن جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں کہ وہ لوگ جن کو روزانہ کی بنیاد پر پانی کے لئے مشقت اٹھانی پڑتی ہے وہ باآسانی جان سکتے ہیں کہ پانی کیسی قیمتی شئے ہے۔ افریقہ جانے والے ہمارے اکثر رضا کار اِن تجربات سے گزر بھی چکے ہیں اور اس طرح ان کو بھی اب پانی کی قدر بہتر طور پر سمجھ آ گئی ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ واضح ہے کہ پانی کی دستیابی ہی اپنی ذات میں ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اور دنیا کو پانی کی کمی درپیش ہے۔ اسی وجہ سے ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ عوام کی توجہ کے لئے جگہ جگہ پیغام آویزاں ہوتے ہیں کہ پانی ضائع مت کریں۔ لیکن پھر بھی بہت سے لوگ اس طرح کے پیغامات کو نظر انداز کرتے ہیں اور ذرا غور نہیں کرتے کہ پانی کی فراہمی کتنا اہم اور

سنجیدہ معاملہ ہے۔ یہ معاملہ صرف ترقی پذیر ممالک کے لئے ہی المیہ نہیں ہے بلکہ اگر لوگوں نے اسی طرح پانی ضائع کرنے کی روش جاری رکھی تو ترقی یافتہ ممالک میں بھی ایسی مشکلات پیدا ہوسکتی ہیں۔ **اس لئے ترقی یافتہ ممالک میں رہنے والے لوگوں کو بھی پانی کے استعمال میں احتیاط کرنی چاہئے اور انہیں بلاضرورت پانی کے ضیاع سے بچنا ہوگا۔**

بہرحال جیسا کہ میں پہلے ذکر کرچکا ہوں کہ میں نے سال 2003ء یا 2004ء میں IAAAE سے کہا تھا کہ افریقہ کے دور افتادہ اور پسماندہ علاقوں میں پانی کی فراہمی کے لئے منصوبے اور طریق کار وضع کریں جس پر ایسوسی ایشن نے غیر معمولی انداز میں لبیک کہا اور اس سلسلہ میں شاندار اور مفید کام کرکے دکھادیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی جزائے خیر دے۔ آمین

ایسوسی ایشن نے افریقہ میں صرف پانی کی فراہمی پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ (بیوت الذکر) اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کی نگرانی کے علاوہ متعدد ’’ماڈل ویلج‘‘ منصوبے شروع کئے ہیں کیونکہ یہ بھی ایک نہایت اہم اور شاندار منصوبہ ہے جس کے تحت دوردراز دیہات کو بنیادی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ مثلاً ہمارے ’’مثالی گاؤں‘‘ میں گلیوں میں روشنی کا انتظام، پینے کے صاف پانی کی فراہمی، مرکزی اجتماع کا مقام اور سبزیاں کاشت کرنے کی جگہ جیسی سہولیات مہیا ہوتی ہیں۔ اور اب میں نے ہدایت کی ہے کہ اگر تمام گلیاں پختہ کرنا ممکن نہ ہوتو ہر ’’مثالی گاؤں‘‘ کی کم ازکم مرکزی گزرگاہ باقاعدہ طور پر اچھی پختہ ہونی چاہئے۔ چنانچہ اس سے وہ مقامی لوگ حیرت زدہ ہیں جو قبل ازیں ایسی تمام سہولیات اور آسائشوں سے بکلی محروم تھے اور گویا جنگلوں میں بستے تھے کیونکہ انہوں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ ان کے گھروں میں بجلی اور پانی بھی ہوسکتا ہے، یا ان کی گلیاں کبھی پختہ ہونگی۔ یقیناً یہ سہولیات ان کے لئے قطعی ناقابل یقین ہیں اور ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں میں بتادوں کہ اکرم صاحب نے اپنی رپورٹ میں ذکر کیا تھا کہ لجنہ اماء اللہ انگلستان اور بعض دیگر تنظیموں نے دو دیہات کے منصوبوں کے لئے مالی تعاون کیا اور باقی کام مرکز کے خرچ پر ہوا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ جن دو دیہات کا خرچ مرکز نے برداشت کیا ہے اس میں بھی لجنہ اماء اللہ امریکہ نے حصہ ڈالا ہے پس اللہ تعالیٰ ان سب کو بہت برکت عطا کرے۔ آمین

اسی طرح ایسوسی ایشن نے افریقہ کے بعض احمدی دیہات یا جہاں کچھ احمدی آباد ہیں وہاں شمسی توانائی کے ذریعہ بجلی مہیا کی ہے اور ان احمدیوں کی خوشی ایک خاص رنگ رکھتی ہے کیونکہ ان کی خوشی کی بنیاد اس حقیقت پر ہے کہ بجلی آنے سے وہ اب ایم ٹی اے کی نعمت سے متمتع ہوسکیں گے اور یوں ان کے اور خلافت کے درمیان ایک مستقل رابطہ کا سامان ہوگیا ہے۔

کسی کو ہرگز یہ خیال نہ گزرے کہ افریقہ کے دور دراز دیہات میں بسنے والے جن کی اکثریت ناخواندہ ہے، دوسرے احمدیوں جیسے محبت کے جذبات اور احساسات سے عاری ہیں۔ یہ سب لوگ بھی بالکل اسی طرح محبت اور وفا کے جذبات سے لبریز ہیں اور ان کے دلوں میں یہ خواہش موجزن ہے کہ ان کے پاس بھی وہ تمام سہولیات ہوں جن سے وہ خلیفہ وقت کے کلمات براہ راست سن سکیں۔

حال ہی میں مجھ تک افریقہ کے نہایت غریب اور معمر احمدی کا واقعہ پہنچا ہے جن کے دور دراز گاؤں تک پہلے راستوں کی سہولت معدوم تھی اور وہاں بجلی اور پانی بھی نہ تھا۔ لیکن ایسوسی ایشن کی کوششوں سے یہاں **شمسی توانائی سے بجلی مہیا کی گئی اور (بیت الذکر) میں ٹی وی رکھ کر ایم ٹی اے چلایا گیا۔ اس وقت یا تو میرا خطبہ چل رہا تھا یا میرا کوئی اور پروگرام نشر کیا جارہا تھا۔ تب اس معمر احمدی نے مجھے دیکھا اور دیکھتے ہی ان کی آنکھوں میں آنسو رواں ہوگئے۔** انہوں نے کہا کہ میں سوچا کرتا تھا کہ میں کبھی خلیفہ وقت کی آواز براہ راست سن سکوں گا یا نہیں اور آج اللہ نے میری دعائیں قبول کرلی ہیں۔ پس یہ معمر احمدی اپنے سامنے خلیفۃ المسیح کو مخاطب دیکھ کر جذبات سے مغلوب ہوگئے کیونکہ ان کی سوچوں کا محور یہ خلش تھی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں خلیفۂ وقت کی آواز سنے بغیر ہی اس دنیا سے چلا جاؤں۔ پس ان معمر احمدی نے خلیفۂ وقت کی آواز سن کر وہ خوشی پائی جس کا حقیقی اظہار لفظوں میں ممکن نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اس طرح یہ عالمی ایسوسی ایشن برائے احمدی ماہرین تعمیرات وانجینئرز ہمارے شکریہ اور دعاؤں کی بھی حقدار ہے جو ان دور افتادہ علاقوں میں بسنے والے محروم لوگوں تک صرف جسمانی پانی ہی مہیا نہیں کررہی ہے جو ان کی پیاس بجھانے کا باعث ہے، اس ایسوسی ایشن نے صرف وہ جسمانی پانی مہیا نہیں کیا ہے جس سے مقامی لوگ اپنے جسموں سے مٹی دھورہے ہیں، اس ایسوسی ایشن نے صرف تاریک گلیوں اور اندھیرے گھروں کو ہی روشن نہیں کیا ہے بلکہ روحانی لحاظ سے انہوں نے احمدیوں کی روحانی پیاس کے بجھانے کا بھی سامان کیا ہے کہ وہ لوگ اب خلیفہ وقت کو دیکھنے اور سننے لگے ہیں۔ IAAAE نے روحانی پاکیزگی اور روح کی صفائی کے سامان بہم پہنچائے ہیں اور مقامی لوگوں کو ایم ٹی اے کی سہولت مہیا کرکے اس ایسوسی ایشن نے ان دیہات کو روشن روحانی نور سے منور کردیا ہے۔ پس اب جہاں پرانے احمدیوں کو اپنے علم اور تقویٰ میں ترقی کا موقع مل رہا ہے وہاں ایم ٹی اے غیروں کو (دعوت الی اللہ) کرنے کا بہترین اور موثر ذریعہ بھی ثابت ہورہا ہے اور ان تک (دین حق) کا حقیقی پیغام پہنچ رہا ہے تا وہ بھی صراط مستقیم اختیار کرسکیں۔

اللہ کے فضل سے یہی صورت حال جاری ہے اور جاری رہے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

پس اس وجہ سے **میرے دل میں اس ایسوسی ایشن کے لئے غیر معمولی محبت اور عزت کے جذبات ہیں۔** کیونکہ آپ نے نہ صرف ضرورتمند انسانوں تک جسمانی اور مادی سہولیات بہم پہنچائی ہیں بلکہ وہ راہ بھی آسان کردی ہے جس پر چل کر یہ لوگ روحانی روشنی بھی حاصل کررہے ہیں اور خلیفہ وقت سے ان کا براہ راست تعلق بھی قائم ہوگیا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ کا کام مزید وسعت حاصل کرتا چلا جائے اور اس ایسوسی ایشن کے انجینئرز اور ماہرین تعمیرات اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی بہتر کوشش اور اخلاص و وفا سے خدمت کرتے چلے جائیں۔ آمین

اب آپ لوگ دعا میں میرے ساتھ شامل ہوجائیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 4 جولائی 2014ء)

مکرم عبدالوہاب آدم صاحب

وہ خلافت کے مطیع تھے اور سلطان نصیر
مہدیٔ موعود کے عاشق تھے اور ادنیٰ غلام

دین و دنیا میں خدا نے تجھ کو رتبہ تھا دیا
پیارے افریقہ کے آدم تم کو ہے میرا سلام

پیارے آقا نے ترے اوصاف بتلائے ہمیں
تو خلافت کا تھا عاشق، اور وفادارِ نظام

مسکراہٹ تیرے چہرے پر سدا روشن رہی
فیض پاتا تھا تری الفت سے ہر اک خاص و عام

تیری رحلت سے ہے غانا آج غمگین و اداس
یاد رکھے گا تری خدمات کو غانا مدام

ہے دعا مومنؔ کی یارب اس کو جنت کر عطا
اپنے پیاروں میں اسے دینا سدا اعلیٰ مقام

خواجہ عبدالمومن

مکرم ثاقب رشید صاحب

کولیسٹرول اور ہوموسسٹین کے متعلق مفید معلومات

آج کل کے ترقی یافتہ مشینی دور میں جس طرح زندگی سہل اور آسان ہوگئی ہے اسی طرز زندگی کی وجہ سے انسان طرح طرح کی بیماریوں کا شکار بھی ہو رہا ہے۔ انہی مسائل میں انسانی جسم میں کولیسٹرول کی زیادتی کا مسئلہ سب سے گھمبیر صورت اختیار کر چکا ہے۔

پہلے کولیسٹرول اور اس کی افادیت کے بارے میں کچھ بیان کرتا ہوں۔

کولیسٹرول ایک سیال موم کی طرح کی چربی کی قسم ہے جو ہمارے خون اور اعصابی ریشوں میں پایا جاتا ہے۔ کولیسٹرول جسم کے ہر خلیے کی ایک بنیادی ضرورت ہے۔ انسانی دماغ سارے جسم کی مجموعی کمیت کا چھ فیصد ہے مگر پورے جسم میں موجود کولیسٹرول کا پچیس فیصد حصہ دماغ میں پایا جاتا ہے۔ جس کی بدولت دماغ مستعدی سے نہ صرف خود کام کرتا ہے بلکہ انسانی جسم کے باقی پیچیدہ عوامل کو بھی کنٹرول کرتا ہے۔

انسانی جسم میں کولیسٹرول بنیادی طور پر درج ذیل عوامل کے لیے درکار رہتا ہے:

1۔ خلیے کی دیواروں کی تعمیر اور مرمت کیلئے

2۔ جسم میں وٹامن ڈی کے بنانے کے لئے

3۔ جسم میں مختلف ہارمونز بنانے کے لئے۔

4۔ بائل ایسڈ بناتا ہے جو آنتوں میں خوراک کو ہضم کرنے میں استعمال ہوتا ہے

5۔ ممکنہ طور پر دماغی خلیوں میں رابطے کے لئے تاکہ سیکھنے اور یادداشت کے عمل کو برقرار رکھا جاسکے۔

کولیسٹرول کی زیادتی

کولیسٹرول کی زیادتی کو اکیسویں صدی میں اس وقت ایک بیماری کا درجہ دیا گیا جب میڈیکل سائنس نے خون میں اس کی مقدار جانچنے کے طریقہ کو وضع کیا۔ کولیسٹرول کی زیادتی کی بظاہر کوئی علامت نہیں ہوتی۔ جیسا کہ ذیابیطس کے مرض میں خون میں شکر کی زیادتی یا کمی کی علامات اور بلڈ پریشر میں زیادتی یا کمی کی علامات ہوتی ہیں۔ کولیسٹرول میں زیادتی کا پتہ صرف بلڈ ٹیسٹ کے ذریعے ہی چل سکتا ہے۔ جب تک اس کے بڑھنے کا پتہ چلتا ہے اس وقت تک یہ شریانوں میں جمع ہونا شروع ہو چکا ہوتا ہے۔

کس قسم کے لوگ ہائی کولیسٹرول کے شکار سمجھے جاتے ہیں؟ تمام وہ لوگ جن کے خون میں کولیسٹرول کا لیول 240 ملی گرام فی ڈیسی لٹر یا زیادہ ہو۔ ہائی کولیسٹرول کا شکار سمجھے جاتے تھے۔ مگر یہ معیار اب بدل چکا ہے اور نئے معیار کے مطابق اب اگر آپ کا کولیسٹرول خون میں 180 ملی گرام فی ڈیسی لٹر یا زیادہ ہو۔ ہائی کولیسٹرول کا شکار سمجھے جاتے ہیں۔ یہ معیار 25 سے 30 سال کے عرصہ میں بدل گئے ہیں۔

کولیسٹرول میں زیادتی ایک بیماری نہیں ہے بلکہ یہ ایک علامت ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جسم ایک بیماری کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اگر اس کی زیادتی کو کنٹرول نہ کیا گیا تو انسان درج ذیل موذی بیماریوں میں مبتلا ہوسکتا ہے۔

1۔ شریانوں کا تنگ ہوجانا اور سخت ہوجانا۔

2۔ دل کو بطور اعضاء کام کرنے کے لئے خون اور آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے۔ کولیسٹرول کی زیادتی سے دل کی شریانوں میں بندش پیدا ہوسکتی ہے۔ دل کی بیماری لاحق ہوسکتی ہے۔

3۔ ہارٹ اٹیک کا خطرہ۔ جب دل کو خون اور آکسیجن کی سپلائی صحیح نہیں پہنچ پاتی تو ہارٹ اٹیک کے بعد دل کا ایسا حصہ مفلوج ہوکر دل کو مزید کمزور کرسکتا ہے۔

4۔ اس کے علاوہ دل اور شریانوں کی کئی دوسری بیماریوں کے خطرات بڑھ جاتے ہیں

5۔ سٹروک اور منی سٹروک ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

کچھ بیماریاں کولیسٹرول کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہیں جن کی موجودگی سے کولیسٹرول کی زیادتی کی نشاندہی ہوتی ہے۔ مثلاً

1۔ بائیں بازو، کندھے اور بعض اوقات جبڑوں میں درد کا پھیل جانا انجائنا کی علامات ہیں اور اس کی وجہ کولیسٹرول کی زیادتی ہے جس کے سبب دل کے پٹھوں کو آکسیجن اور خون کی صحیح مقدار نہیں پہنچتی۔

2۔ ورزش کرتے وقت ٹانگوں میں درد اس بات کی علامت ہے کہ وہ شریانیں جو ٹانگوں کو خون سپلائی کرتی ہیں ان میں کولیسٹرول کی زیادتی کی وجہ سے تنگی واقع ہوگئی ہے جس کے سبب آکسیجن اور خون کی سپلائی میں کمی ٹانگوں میں درد کا باعث بنتی ہے۔

3۔ سٹروک اور منی سٹروک کی ایک وجہ کولیسٹرول کی زیادتی ہے جس کی وجہ سے خون میں کلاٹ (خون کا لوتھڑا) کے بننے کا رجحان بڑھ جاتا ہے۔

4۔ وہ لوگ جن کے جسم میں جین کی خرابی کے باعث موروثی طور پر کولیسٹرول زیادہ بنتا ہے۔ ان کی جلد پر آنکھوں کے گرد زرد رنگ کے دھبے یا ابھار نمودار ہوجاتے ہیں جو کولیسٹرول کی زیادتی کی علامت ہوتے ہیں۔

کولیسٹرول چربی کی قسم ہے چھونے پر یہ موم کی طرح محسوس ہوتا ہے۔ یہ جسم میں خون کے ذریعے ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل ہوتا ہے۔ مگر یہ ایک پیچیدہ عمل ہوتا ہے۔ ہمارے جسم میں موجود کولیسٹرول کی کل مقدار کا 75 فی صد حصہ ہمارے جگر چھوٹی آنت اور انفرادی طور پر خلیوں میں بنتا ہے باقی کا 25 فیصد حصہ خوراک کے ذریعے ہمارے خون میں داخل ہوتا ہے۔ خون میں شامل کرنے سے پہلے ہمارا جسم کولیسٹرول اور دوسری چکنائیوں کو پروٹین کے لفافوں (پارسل) کی شکل میں بند کر دیتا ہے۔ اس پارسل کو لیپو پروٹین کہا جاتا ہے۔

لیپو پروٹین کی دو اہم اقسام ہیں۔ ان میں سے ایک کو ایل ڈی ایل (لو ڈینسٹی لیپو پروٹین) اور دوسری قسم ایچ ڈی ایل (ہائی ڈینسٹی لیپو پروٹین) کہلاتی ہے۔ ایل ڈی ایل کو برا اور ایچ ڈی ایل کو اچھا کولیسٹرول کہا جاتا ہے۔ ایل ڈی ایل کولیسٹرول میں پروٹین کم اور لپڈ کی مقدار زیادہ ہوتی ہے یہ قسم شریانوں میں جمع ہوتی ہے اور بیماریوں کا باعث بنتی ہے اسی لیے اس کو برا یا گھٹیا کولیسٹرول کہا جاتا ہے۔ جبکہ ایچ ڈی ایل کولیسٹرول میں پروٹین زیادہ اور لپڈ کم ہوتا ہے یہ قسم شریانوں میں جمع ایل ڈی ایل کولیسٹرول کو اپنے ساتھ بہا لے جاتا ہے اور دل کی بیماریوں کے خطرے کو کم کر دیتا ہے اس لئے اسے اچھا کولیسٹرول کہا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ لیپو پروٹینز کی اور اقسام بھی ہیں مگر بُرے کولیسٹرول (ایل ڈی ایل) اور اچھے کولیسٹرول (ایچ ڈی ایل) کو ذہن میں رکھتے ہوئے اب یہاں سے آگے بڑھتے ہیں۔

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ خون میں کولیسٹرول دو ذرائع سے آتا ہے ایک وہ جو جسم میں پیدا ہوتا ہے اور دوسرا وہ جو خوراک سے حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے اگر ہم اپنی خوراک کو کنٹرول کرلیں تو خون میں کولیسٹرول کی زیادتی کو بخوبی کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔

کولیسٹرول کے ساتھ ساتھ ایک اور مسئلہ خون کی شریانوں کی دیواروں میں ٹوٹ پھوٹ کے عمل کا ہے۔ ہمارے جسم میں خون کی شریانوں کی دیواروں میں ٹوٹ پھوٹ کا عمل 20 سے 30 سال کی عمر میں شروع ہوجاتا ہے۔ شریانوں کی دیواروں میں ٹوٹ پھوٹ کا عمل سگریٹ نوشی، مختلف انفیکشنز (وائرس کے ذریعے)، مختلف کیمیکلز کے اثرات اور ڈرگز کے استعمال سے ہوتا ہے ان کے علاوہ جس ماحول میں ہم رہتے ہیں اس میں بہت سے ایسے عوامل ہوسکتے ہیں۔ جو شریانوں کی حساس تہوں کو نقصان پہنچانے کا باعث بن سکتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ جو خوراک ہم کھاتے ہیں اس میں شامل مضر صحت اجزاء سے بھی شریانوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

جس طرح دانتوں پر جمی پیلی تہہ کو پلیک کہا جاتا ہے۔ اسی طرح شریانوں کی اندرونی تہہ پر برے کولیسٹرول کی بدولت پلیک کے بننے کا عمل شروع ہوجاتا ہے جس کی بدولت شریانیں سخت ہونا شروع ہوجاتی ہیں اور شریانوں میں یہی سختی وقت کے ساتھ ساتھ اگر صحت کے بنیادی اصولوں پر عمل نہ کیا جائے۔ تو ہائی بلڈ پریشر، کولیسٹرول کی زیادتی، شریانوں کی تنگی اور امراض دل جیسی موذی بیماریوں کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔ آجکل کولیسٹرول کی مقدار کو خون میں جانچنے سے زیادہ جسم میں پلیک کی مقدار کو ماپ کر مریضوں کو مستقبل میں مندرجہ بالا خطرناک بیماریوں سے بچانے کے سدباب اور علاج تجویز کیے جا رہے ہیں۔ اس مقصد کے لئے ایک بلڈ ٹیسٹ کیا جاتا ہے جسے پی ایل اے سی (پلیک) ٹیسٹ کہا جاتا ہے۔ اس ٹیسٹ میں خون میں موجود پلیک پروٹین (ایل پی۔ پی ایل اے 2) کو ناپ کر نہ صرف مریضوں کو مناسب علاج کے ذریعے دل اور اس کے مطلقہ نظام کی خطرناک بیماریوں سے بچایا جاتا ہے بلکہ وہ لوگ بھی اس ٹیسٹ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جن میں ابھی ایسے کسی مرض کی علامات ظاہر نہیں ہوئیں۔

شریانوں میں پلیک اکٹھے ہوتے ہوتے ایک جھاگ نما سیل (فوم سیل) کی شکل اختیار کرلیتی ہے اور پھر خون کے دباؤ کی وجہ سے شریان کی سطح پر ابھری ہوئی پلیک کے سیل کی چوٹی کا حصہ ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ ٹوٹا ہوا حصہ خون میں بہتا ہوا شریان کے کسی تنگ مقام پر پہنچتا ہے تو اس مقام پر یہ ٹوٹا ہوا حصہ خون کے بہاؤ کو آہستہ کر دیتا ہے یا مکمل طور پر بند کر دیتا ہے اور اگر اس مقام پر شریان کمزور ہو تو شریان پھٹ بھی سکتی ہے۔ اس طرح سے ہارٹ اٹیک، سٹروک جیسے خطرناک امراض واقع ہوتے ہیں۔

اب میں ایک اور خطرناک شے کے بارے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ جو ہمارے جسم میں پیدا ہوتی ہے اور نا صرف پلیک اور برے کولیسٹرول کے بنانے میں مرکزی کردار ادا کرتی ہے۔ بلکہ شریانوں کی دیواروں کے ٹوٹنے پھوٹنے کے عمل کے علاوہ بیسیوں اور خطرناک بیماریوں کی جڑ ثابت ہوتی ہے۔ اسے ہوموسسٹین کہا جاتا ہے۔ یہ انسانی جسم میں ابتداء ہی سے بننا شروع ہوجاتا ہے اور اگر ہمارے جسم کے افعال صحیح طور پر جاری رہیں تو یہ ہمارے جسم میں اکٹھا نہیں ہوتا مگر عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ جسمانی افعال میں کمزوریاں واقع ہونے کی وجہ سے یہ ہمارے جسم میں اکٹھا ہونا شروع ہوجاتا ہے۔

ڈیوڈ والڈ اور ان کے ساتھیوں نے جن کا تعلق ساؤتھ ہیمپٹن جنرل ہسپتال کے شعبہ امراض دل سے ہے نے بانوے تحقیقات کا جائزہ لینے کے بعد جو ریسرچ برٹش میڈیکل جرنل میں شائع کی ہے اس کے مطابق خون میں ہوموسسٹین کی مقدار کا بہت گہرا اور واضح تعلق دل کے امراض سے ہے۔ ان تحقیقات میں بیس ہزار مریضوں کو شامل کیا گیا تھا۔ اس ریسرچ کے مطابق خون میں پانچ فیصد ہوموسسٹین کے بڑھنے سے دل کے مختلف امراض کا خطرہ بیالیس فیصد تک اور سٹروک کا خطرہ پینسٹھ فیصد تک بڑھ جاتا ہے۔ ہوموسسٹین کی مقدار کو خون میں ایک سادہ بلڈ ٹیسٹ جو عام دستیاب ہے سے ناپا جاسکتا ہے۔

اب دیکھتے ہیں کہ ان دو خطرناک اشیاء (ہوموسسٹین اور کولیسٹرول) کے بداثرات سے

جسم کو کیسے محفوظ رکھا جاسکتا ہے اور اگر ان کی زیادتی خون میں واقع ہوچکی ہے تو قدرتی طریقہ علاج سے اسے کیسے درست کیا جاسکتا ہے۔

صحت کے بنیادی اصولوں کے مطابق صحیح خوراک کے انتخاب سے اور روزانہ 15 سے 30 منٹ کی ورزش سے بہت سی بیماریوں کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ تائیوان کے کلینیکل ریسرچ سینٹر کی تحقیق کے مطابق جو کہ لانسیٹ جریدے میں شائع ہوچکی ہے 15 منٹ روزانہ یا 90 منٹ ہر ہفتہ کے حساب سے ہلکی ورزش کرنے سے انسان جان لیوا بیماریوں سے 14 فیصد تک محفوظ رہ سکتا ہے اور عمر میں تین سال کا اضافہ ہوسکتا ہے۔ اس ریسرچ پیپر کے نتیجہ میں یہ بات خاص طور پر درج کی گئی ہے کہ یہ فوائد وہ لوگ بھی حاصل کر سکتے ہیں جو دل کے امراض میں مبتلا ہیں۔

خوراک کے انتخاب اور وٹامنز کے مناسب استعمال سے ہوموسسٹین اور کولیسٹرول کے مسئلے کو قابو کیا جا سکتا ہے اور ایسا کرنا کوئی مشکل امر بھی نہیں۔

بیماری کے پیدا ہونے میں مضر صحت غذا کے ساتھ وٹامنز اور منرلز کی کمی بھی بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ وٹامنز اور منرلز جسم کے اندر وقوع پذیر ہونے والے مختلف عوامل کا حصہ ہوتے ہیں خلیوں کی بناوٹ اور تعمیر و ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض ہمارے جسم میں بنتے ہیں اور بعض کو جسم بنانے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ انہیں ہمیں خوراک کے ذریعے یا اور ذرائع سے حاصل کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ہمارا جسم وٹامن سی نہیں بنا سکتا اس لئے اسے غذا میں یا سپلیمنٹ کی شکل میں استعمال کرنا پڑتا ہے۔ وٹامنز اور منرلز کے صحیح استعمال کے طریقہ علاج کو آرتھومولیکولر میڈیسنز کہا جاتا ہے۔ اس طریقہ علاج میں ہر مریض کی جسمانی ضرورت کی مطابق وٹامنز اور سپلیمینٹ کی خوراک دی جاتی ہے۔ کولیسٹرول اور ہوموسسٹین کی مقدار کے کم کرنے کے لیے درج ذیل وٹامنز اور سپلیمنٹس بنیادی اہمیت کے حامل ہیں وٹامنز میں وٹامن سی، ڈی، ای، بی 12، بی 6، بی 3، فولک ایسڈ اور منرلز میں میگنیشیم، کیلشیم، زنک اور سلینیم شامل ہیں ان کے علاوہ دوسرے سپلیمنٹس میں کو اینزائم کیو 10 اور الفا لپوئیک ایسڈ استعمال کروائے جاتے ہیں مگر آپ کا نیوٹریشنسٹ جو آرتھومولیکولر میڈیسنز کے طریقہ کار سے آگاہی رکھتا ہو آپ کے بلڈ ٹیسٹ کے بعد ہی آپ کی جسمانی ضرورت کے مطابق آپ کو سپلیمنٹس کا استعمال کروا سکتا ہے۔

ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں سب سے پہلے ہومیوپیتھک دوا سامنے آتی ہے اس کا نام کریٹاگس ہے، اسے مدر ٹنکچر کی شکل میں استعمال کیا جاتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اپنے ہومیوپیتھک لیکچرز میں اس کی افادیت کے بارے میں بہت وضاحت کے ساتھ روشنی ڈال چکے ہیں۔ اس کا روزانہ ایک گھونٹ پانی میں 15 سے 20 قطروں کے استعمال سے دل کو تقویت ملتی ہے بلکہ یہ نظام دوران خون کو باقاعدہ کرنے میں مدد دیتا ہے۔

کارک انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ آف کیمسٹری کی ریسرچ کے مطابق کریٹاگس کا استعمال نہ صرف دل کے امراض جن میں دل کا فیل ہونا بطور خاص شامل ہے، میں کمی کا باعث بنتا ہے بلکہ اسے انتہائی محفوظ دوا بھی بتایا گیا ہے۔

1982ء میں ڈاکٹر رابرٹ اور ان کے ساتھیوں کو نائٹرک آکسائیڈ کی افادیت اور اہمیت کو صحتمند شریانوں کے لئے ثابت کرنے پر نوبیل پرائز سے نوازا گیا۔ نائٹرک آکسائیڈ خون کی شریانوں کو نرم، لچکدار رکھتی ہے، خون کو متحرک کرکے ان اعضاء تک پہنچاتی ہے جہاں اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ شریانوں میں پلیک بننے کے عمل کو روکتی ہے اور یہ بنی ہوئی پلیک کو ختم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ان خصوصیات کی بناء پر ہومیوپیتھک دوا نائیٹرجینم آکسیجنٹم 6 سی یا اس سے کم پوٹینسی میں استعمال کرنے کے خاطر خواہ نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

ان ادویات کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے بیان فرمودہ نسخہ جات سے بھی علامات کے مطابق بھرپور فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے ان میں حضور نے جن ہومیوپیتھک ادویات کا ذکر فرمایا ہے ان میں آرنیکا، لیکسس، کولیسٹرینم بطور خاص شامل ہیں۔ اس کے علاوہ آرجینٹم نائٹریکم، کلکیر یا کارب، ٹیرینٹیولا ہسپینیکا، سپونجیا، سٹکٹا، ایکونائٹ، اینا کارڈیم، کاربوویج، اگنیشیا کیکٹسگر ینڈیفلورس اور ایلیم سٹیوا قابل ذکر ہیں۔ آپ اپنے ہومیوپیتھک کے ڈاکٹر سے مل کر اپنی علامات بتانے کے بعد مناسب دوا تجویز کروا سکتے ہیں۔

آجکل کولیسٹرول اور ہوموسسٹین کے تعلق میں جن ادویات پر کام ہو رہا ہے ان میں ایچ ڈی ایل اچھے کولیسٹرول کو بڑھانے کے لئے دوا تیار کی جارہی ہے۔

مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب

چک چٹھہ حافظ آباد کا تعارف، محل وقوع اور موسم

چک چٹھہ ضلع حافظ آباد کا مشہور مقام ہے۔ حافظ آباد پاکستان کے صوبہ پنجاب کا خوبصورت اور تاریخی لحاظ سے قدیم شہر ہے۔ ایشیا کی بہت پرانی منڈی ہے۔ اس علاقہ کے چاول کو بہترین چاول تصور کیا جاتا ہے۔ حافظ آباد کو ضلعی حیثیت 1991ء میں دی گئی۔ قبل ازیں حافظ آباد ڈسٹرکٹ گوجرانوالہ میں شامل اور تحصیل ہیڈکوارٹر تھا۔ حافظ آباد پنجاب کے وسط میں واقع ہے۔ زرعی لحاظ سے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ چاول کے بعد دوسری بڑی پیداوار کپاس ہے۔ صنعتی لحاظ سے زرعی آلات بنانے کے بڑے بڑے کارخانے موجود ہیں۔ یہاں پاورلومز کی صنعت بڑے عروج پر ہے۔ حافظ آباد چاول کی درآمد میں ملکی سطح پر سب سے زیادہ حصہ لیتا ہے اور کپاس کی وجہ سے اس کا فیصل آباد سے گہرا تعلق ہے۔ حافظ آباد کی ترقی کا آغاز مغل بادشاہ اکبر کے دور میں ہوا۔ حافظ آباد کا تربوز موسم گرما میں ملک کے ہر حصہ میں جاتا ہے۔

یہاں پر بہت سے گورنمنٹ اور پرائیویٹ سکول اور کالجز ہیں۔

محل وقوع

یہ شہر آٹھ سو فٹ سطح سمندر کی بلندی پر واقع ہے۔ ضلع حافظ آباد کی سرحد شیخوپورہ، گوجرانوالہ، منڈی بہاؤالدین، سرگودھا اور جھنگ سے ملتی ہے۔ یہ صوبائی دارالحکومت لاہور سے نوے کلومیٹر اور وفاقی دارالحکومت اسلام آباد سے تین صد کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ ڈسٹرکٹ حافظ آباد کے تین صوبائی اور دو وفاقی حلقے ہیں۔ اس کا کل رقبہ 2367 کلومیٹر اور 1998ء کی مردم شماری کے لحاظ سے کل آبادی 8 لاکھ 32 ہزار 980 ہے۔ مذہب کے لحاظ سے 97 فیصد مسلمان اور 2.9 فیصد دوسرے مذاہب کے لوگ ہیں۔ زیادہ بولی جانے والی زبان پنجابی ہے۔ تقریباً 98 فیصد لوگ پنجابی بولتے ہیں۔

موسم

یہاں کا موسم عموماً انتہائی نوعیت کا ہوتا ہے۔ گرمیوں میں بہت زیادہ گرمی اور سردیوں میں انتہائی سردی پڑتی ہے۔ گرمیوں میں سب سے زیادہ گرمی جون جولائی میں پڑتی ہے اور زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 48 ڈگری سینٹی گریڈ اور سردیوں میں کم از کم سات ڈگری تک چلا جاتا ہے۔ لیکن چک چٹھہ کے اردگرد نہریں ہونے کی وجہ سے گرمیوں میں رات کے وقت قدرے درجہ حرارت گر جاتا ہے۔

حافظ آباد کی شمالی اور غربی سرحد کے ساتھ دریائے چناب نے اسے بہت خوبصورت حدود دی ہے۔

چک چٹھہ کا تعارف

چک چٹھہ حافظ آباد سے گوجرانوالہ روڈ پر حافظ آباد سے چار کلومیٹر پر واقعہ ہے۔ چک چٹھہ کے گرد بڑی بڑی نہریں ہیں۔ دریائے چناب سے ہیڈ خانکی سے نکلنے والی نہر لوئر چناب اور ہیڈ قادر آباد سے نکلنے والی نہر کیو بی لنک چک چٹھہ میں آکر ملتی ہے۔ یہاں ایسا ہیڈ ورکس بنایا گیا ہے۔ جہاں سے ہیڈ خانکی والی نہر اوپر سے اور ہیڈ قادر آباد والی کیو بی لنک نیچے سے گزرتی ہے۔ چک چٹھہ میں چاول کے کارخانے، 132 کے وی گرڈ سٹیشن اور سرکاری دفاتر موجود ہیں۔ ہیڈ خانکی سے نکلنے والی نہر بھی چک چٹھہ کے مقام پر دو حصوں میں تقسیم ہوجاتی ہے۔ یہاں موجودہ زمانہ کی تمام سہولتیں موجود ہیں۔ یونین کونسل، ڈاک خانہ، بنک، بجلی، گیس اور اعلیٰ قسم کا عمدہ پانی۔ صوبہ پنجاب کے دیہات میں سے سب سے پہلے چک چٹھہ کو بجلی فراہم کی گئی۔ دیسی دوا سازی میں بھی چک چٹھہ کو مقام حاصل ہے۔

خاکسار کے والد محترم حکیم عبدالعزیز صاحب پیدائش 1911ء بمقام پیرکوٹ ثانی، بڑے نیک فطرت انسان تھے۔ پیرکوٹ ثانی اس علاقہ کی سب سے بڑی جماعت تھی۔ آپ نے ایک خواب کی بناء پر 1932ء میں جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ احمدی ہونے کے فوراً بعد آپ پیرکوٹ سے چک چٹھہ منتقل ہوگئے۔ آپ کی بڑی خواہش تھی کہ چک چٹھہ میں برلب سڑک احمدیہ بیت الذکر تعمیر کی جائے۔ اپنی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے 1958ء میں برلب سڑک 2 مرلہ جگہ خرید کر بیت الذکر کا کچا کمرہ بنا دیا۔ 1958ء میں بیت الذکر کی توسیع کے لئے چھ مرلہ جگہ اور خرید لی اور وہاں چھوٹا سا کنواں بھی بنوا دیا۔ بیت الذکر کو پختہ بنانے کا ارادہ کیا۔ پکی بنیادیں بھر کر تھڑا نما بیت الذکر بنادی۔ جہاں آپ نداء دیتے اور اپنے بچوں کے ہمراہ نماز باجماعت ادا کرتے۔ بعد میں ہمارے ماموں مکرم سلطان احمد مجاہد صاحب بھی چک چٹھہ منتقل ہوگئے۔ بیت الذکر کی تیسری مرتبہ دو منزلہ تعمیر 1982ء میں ہوئی۔ جس کی بنیاد محترم حکیم عبدالعزیز صاحب کی اہلیہ محترمہ بخت بی بی نے رکھی۔ جو رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ آج احمدیہ بیت الذکر چک چٹھہ کے اردگرد تمام احمدی گھرانے آباد ہیں۔ نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے پانچ وقت اکٹھے ہوجاتے ہیں۔

چک چٹھہ میں دو خلفاء احمدیت منصب خلافت سے قبل تشریف لائے۔ ضلع حافظ آباد میں رفقاء کرام حضرت مسیح موعود کی تعداد کچھ یوں تھی۔ پیرکوٹ ثانی میں 43، مانگٹ اونچا میں 23، ٹھٹھہ کھرلاں میں ایک، موضع حیدکے میں پانچ، چٹھہ دار میں ایک اور حافظ آباد شہر میں چار خوش نصیب افراد نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت پائی۔

☆............☆............☆

مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب

ارض بلال کا دُرِّ نایاب۔شیخ عمری عبیدی صاحب

افریقہ جو تاریک براعظم کہلاتا تھا، ہیروں اور سونے کی سرزمین بھی ہے۔ اس خطہ زمین میں حضرت مسیح موعود کی انفاسِ قدسیہ اور برکت سے انسانوں میں خدا تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق میں مخمور، ہیروں اور سونے سے نہایت درجہ چمکدار اور تابدار درخشندہ گوہر پیدا ہوئے ہیں جن کی ضیا پاشیوں سے یہ براعظم ہی نہیں بلکہ کل عالم منور ہو رہا ہے۔ انہی میں ایک نام بطلِ احمدیت محترم جناب شیخ عمری عبیدی صاحب کا ہے۔ اس بلالی شکل وخصلت رکھنے والے عظیم وجود نے احمدیت کی تاریخ میں ہی نہیں بلکہ اپنے وطن کی تاریخ میں بھی ایک نمایاں مقام حاصل کیا اور اپنے حسن کردار اور عمل سے ثابت کر دیا کہ افریقن دماغ کتنے زرخیز ہوتے ہیں اور کس طرح زمینی انسان آسمانی بن بنتے ہیں۔

محترم شیخ عمری عبیدی صاحب 1924ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد پوسٹل ٹریننگ سکول دارالسلام میں 1941ء میں داخل ہوئے۔ 1939/40 میں کشتی نوح (کے ترجمہ سواحیلی) سے متاثر ہو کر احمدیت قبول کی۔ دو سال بعد محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی پُر زور تحریک پر استعفیٰ دے کر اپنی زندگی احمدیت کیلئے وقف کر دی۔ 1954ء سے 1956ء تک آپ جامعۃ المبشرین ربوہ میں زیر تعلیم رہے اور واپس اپنے ملک تنزانیہ جا کر دارالسلام مشن کے انچارج کی حیثیت سے خدمت دین میں منہمک ہو گئے۔

1960ء میں دارالسلام کے پہلے افریقن میئر منتخب ہوئے۔ 1963ء میں ٹانگانیکا کے مغربی صوبہ کے ریجنل کمشنر مقرر کئے گئے۔ اسی سال وہ وزیر انصاف مقرر کئے گئے۔ 1964ء میں تنزانیہ کے قیام پر تعمیر قومی اور ثقافت ملیہ کی وزارت سونپی گئی۔ اس عہدہ پر فائز ہوئے کچھ ہی عرصہ ہوا تھا کہ احمدیت کا یہ مجاہد صرف چالیس سال کی عمر میں 9؍اکتوبر 1964ء کو اس جہان فانی سے رخصت ہو گیا۔

آپ کے جنازہ میں علاوہ دیگر افراد کے صدر جولیئس نائیریرے، مسٹر کرومے نائب صدر زنجبار، مسٹر جومو کینیاٹے وزیراعظم کینیا، مسٹر ابوٹے وزیراعظم یوگنڈا نے بھی شرکت کی۔

صدر مملکت تنزانیہ کا خراج تحسین

مسٹر نائیریرے سربراہ مملکت تنزانیہ نے انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا:۔

’’ہماری ترقی میں ان کا بہت بڑا دخل تھا...... شیخ عمری عبیدی نے ہماری قومی وملکی زبان سواحیلی کی ترقی اور وسعت اور بہتری کے لیے جو عظیم الشان کام کیا ہے، وہ اتنا قیمتی ہے کہ ہماری تاریخ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان کی یاد کو تازہ رکھے گا۔ ان کی عظیم قابلیت اور ان کی خدمات بلا پس و پیش اس ملک کے لوگوں کیلئے ہمیشہ وقف رہیں۔ ہم اپنے درمیان اس خلاء کو برداشت کرنے کی تاب نہیں رکھتے۔‘‘

بزرگان سلسلہ کے جذبات

آپ کے اچانک انتقال پر **حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت مصلح موعود** نے بے ساختہ فرمایا کہ عمری صاحب کی وفات سے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے حضرت مسیح موعود کے خاندان کا کوئی فرد انتقال کر گیا ہو۔

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے فرمایا:۔

اس جوانی کے عالم میں ان کی پرہیزگاری، دینداری، نیکی، قوم وملک کے ساتھ اخلاص وفدائیت اور بے لوث خدمات کا جذبہ حضرت مسیح موعود کی پیروی ومتابعت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ساتھ وابستگی کا شاندار ثمرہ ہے اور احمدیت سے تعلق کی برکت کا زندہ اور جاودانی ثبوت ہے۔

خالد احمدیت محترم مولانا ابوالعطاء صاحب سابق پرنسپل جامعۃ المبشرین نے رقم فرمایا۔

عزیزم شیخ عمری عبیدی سلسلہ احمدیہ کے ایک درخشندہ گوہر تھے........... شیخ عمری عبیدی ایک نہایت دیندار، قابل، زیرک اور مخلص نوجوان تھے۔ بہت محنتی اور اساتذہ سے خاص سلوک رکھنے والے تھے۔ انہوں نے جامعۃ المبشرین میں بہت نیک اثر چھوڑا تھا۔ (الفرقان نومبر 1964ء)

دربار خلافت سے سرٹیفیکیٹ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دربار خلافت سے آپ کو مندرجہ ذیل سرٹیفیکیٹ عطا ہوا۔

’’وہ خدارسیدہ اور دین (حق) کا شیدائی ایک حبشی تھا جس کا رنگ سیاہ اور ہونٹ لٹکے ہوئے تھے، دنیا کی مہذب قومیں اسے حقارت کی نظر سے دیکھتی تھیں مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل خداتعالیٰ کی نظر کرم اس پر پڑی اور وہ اس سے ہم کلام ہوا۔ یہ ہیں ہمارے دوست عمری عبیدی .... یہ دوست احمدیت کے شیدائی اور فدائی تھے۔ ربوہ میں بھی کچھ عرصہ رہ کر گئے تھے۔ وہ خواب بین انسان تھے۔ انہیں بڑی واضح اور سچی خوابیں خداتعالیٰ نے دکھائیں۔‘‘

(فرمودہ 21 دسمبر 1965ء۔ الفضل 26 مارچ 1966ء)

ایک بے مثل واقف زندگی

مرکز اور خلیفہ وقت کی صحبت میں بہت کم عرصہ گزارنے اور اپنی کم عمری کے باوجود، دینی ودنیاوی وجاہت رکھنے والے اس عالی دماغ اور عبقری نے وقف کی باریک راہوں پر قدم مارا اور زندگی کے آخری سانس تک اس عہد کو نہایت شاندار رنگ میں نبھایا۔ اس کا کسی قدر اندازہ ایک اور خدارسیدہ اور خلافت کے سلطانِ نصیر محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم سابق امیر جماعت غانا (1938ء۔2014ء) کے اس بیان سے لگ سکتا ہے جو آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی موجودگی میں مجلس مشاورت 1972ء کے دوران دیا۔ آیئے انہی کی زبانی پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:۔

’’میں غانا کا واقف زندگی ہوں۔ مجھ سے پہلے ایک تنزانیہ کے واقف زندگی تھے۔ ان کا نام محترم عمری عبیدی ہے۔ ان کی مثال پیش کر کے اپنی بات کو ختم کرتا ہوں۔

وہ مرکز کی ایک خاص اجازت کے تحت میئر آف دارالسلام بھی بنے اور بعد میں تنزانیہ کے وزیر بھی بنے۔ ان کے بارے میں ایک واقعہ ہے کہ ایک دفعہ حکومت برطانیہ نے ان کو دورے کی دعوت دی تو وہ قبل اس کے کہ برطانیہ چلے جاتے، انہوں نے وکالت تبشیر سے خاص اجازت طلب کی کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ وہ واقف زندگی ہیں حالانکہ وہ وزیر بن چکے تھے۔ دفتر تبشیر کی طرف سے اجازت دی گئی۔ اس اجازت کی بنا پر وہ برطانیہ چلے گئے۔ اس دوران حکومت برطانیہ نے سمجھا کہ یہ وقت کافی نہیں ہے اور زیادہ وقت ملنا چاہئے تاکہ وہ اور زیادہ دورہ کر سکیں۔ چنانچہ وزیر خارجہ برطانیہ نے سرکاری طور پر ان کو لکھا کہ ان کا کیا خیال ہے تو انہوں نے کہا میں اس توسیع کا حق نہیں رکھتا جب تک کسی اور کے ساتھ مشورہ نہ کر لوں۔ وہ امام بیت الفضل لندن کے پاس چلے گئے اور ان کو کہا کہ مجھے ایک مشکل پیش آ گئی ہے۔ میں ایک خاص اجازت کی بنا پر یہاں صرف دو ہفتے کیلئے آیا ہوں۔ لیکن حکومت برطانیہ نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے کہ اور وقت دوں۔ لیکن جب تک مجھے اجازت نہ ملے، میں اس دعوت کو قبول کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں۔ اس لئے آپ میری طرف سے جوابی تار ارسال کریں۔ معلوم ہوا کہ تار آئی اور دفتر تبشیر نے ان کو خاص اجازت دی تب انہوں نے حکومت برطانیہ کے مطالبہ کو تسلیم کیا۔ تو اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جو شخص واقف زندگی ہے، وہ سمجھتا ہے اپنی ساری زندگی اور جان اور مال اور ہر ایک چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔‘‘

(رپورٹ مجلس مشاورت 1972ء صفحہ 216)

ع خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے

احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد

صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ: 041-2614838

شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ: 041-8549093

ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن

بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

اطلاعات واعلانات

تقریب آمین

مکرم طاہر احمد بشیر صاحب معلم وقف جدید گوٹھ غلام محمد ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ گوٹھ غلام محمد ضلع عمرکوٹ کے 4؍افراد ایک ناصر مکرم تنویر احمد صاحب ابن مکرم الطاف احمد صاحب نے 48 سال کی عمر میں، ایک طفل آفاق احمد ابن مکرم تنویر احمد صاحب، دو ناصرات نمرہ تنویر بنت مکرم تنویر احمد صاحب اور اقراء خلیل بنت مکرم خلیل احمد صاحب کو بھی قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ ان کی تقریب آمین مورخہ 28؍اگست 2014ء کو منعقد کی گئی۔ مکرم وجاہت احمد قمر صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے ان افراد سے قرآن کریم کے مختلف حصص سنے اور دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو قرآن کریم کے نور سے منور فرمائے اور ان کو ہمیشہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے، اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم مقصود احمد طاہر بٹ صاحب کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 9 جون 2014ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے میرے بھائی مکرم شاہد احمد بٹ صاحب اور مکرمہ ارم طاہرہ صاحبہ آف ٹورانٹو کینیڈا کو ایک بیٹی اور بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام قرۃ العین بٹ تجویز ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کو ازراہ شفقت وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم ماسٹر منصور احمد بٹ صاحب مرحوم سابق ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ وسابق صدر محلّہ دارالنصر وسطی ربوہ کی پوتی اور مکرم محمد سلام بٹ صاحب آف لاہور حال احمد نگر ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو خادمہ دین، والدین کیلئے قرۃ العین اور صحت وتندرستی والی لمبی اور بابرکت زندگی والی بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم راجہ محمد یعقوب صاحب کارکن وکالت اشاعت تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ مختلف عوارض کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ طبیعت اب پہلے سے بہتر ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

☆☆............☆............☆☆

ولادت

مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت دارالضیافت ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے مکرم طاہر احمد ملک صاحب ابن مکرم ملک محمود احمد صاحب آف گوجرانوالہ مقیم وینکوور کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 8 ستمبر 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم بلغاریہ حال جرمنی کا نواسا اور مکرم ملک مظفر احمد صاحب مرحوم سابق صدر مجلس موصیان جماعت احمدیہ گنج مغل پورہ لاہور کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے صحت وسلامتی کے ساتھ باعمر ہونے اور سلسلہ کے خادم بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم احمد حسیب صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع گوجرانوالہ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

صاحب جی نے سیل لائی اے
صاحب جی پے چل، چل، چل
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: +92-47621231 0
www.sahibjee.com

سیل سیل سیل
باٹا کی تمام نئی و پرانی ورائٹی پر سیل کا آغاز ہو چکا ہے۔
باٹا شو روم
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

Skylite
Skylite Institute of Information Technology
Admission Open
Skylite Institute offers variety of computer courses with quality professional environment under qualified teachers for bright future of students.
skyliteinstitute.com
+9247-6211002 siit@skylite.com
2nd Floor 4/14, Gol Bazar, Chenab Nagar (Rabwah), District Chiniot. Pakistan
Computer Basic
Microsoft Office
Graphics Designing
Video Editing
Web Development
Online Marketing

ربوہ میں طلوع وغروب 13 ستمبر

طلوع فجر	4:28
طلوع آفتاب	5:48
زوال آفتاب	12:04
غروب آفتاب	6:20

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

13 ستمبر 2014ء

7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 ستمبر 2014ء اور راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:55 am	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ یوکے 2014ء
2:05 pm	سوال وجواب
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

تاج نیلام گھر
ہر قسم کا پرانا گھریلو اور دفتری سامان کی خرید وفروخت کیلئے تشریف لائیں۔ مثلاً:۔ فرنیچر، کراکری، A-C، فرج، کارپٹ، جوسر گرائنڈر اور کوئی بھی سکریپ
رحمٰن کالونی ڈگری کالج روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: شاہد محمود 03317797210 047-6212633

سیل سیل سیل
مورخہ 10 ستمبر سے سیل کا آغاز ہو چکا ہے۔
سکول وکالج شوز پر سیل جاری
مس کولیکشن شوز ربوہ

FR-10